سردی میں پہنی جانے والی ٹوپی فولڈ کرکے نماز پڑھنا اور سجدے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Pin-7685 تاریخ:20-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ (1)سردیوں میں سر اور کانوں کی حفاظت کے لیے ایسی ٹوپیاں استعمال ہوتی ہیں، جنہیں پیشانی وغیرہ کی جانب سے فولڈ کرکے پہنا جاتا ہے۔اسی طرح بعض علاقوں میں بَل والی ٹوپی پہننے کارواج ہے، جسے کئی بَل دے کر سر پہ رکھا جاتا ہے، تو ایسی ٹوپیاں پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے، جبکہ ہمیں کپڑا فولڈ کرکے نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے؟

(2)سردی میں ایسی ٹوپی بھی پہنی جاتی ہے، جو پورے سر اور ماتھے کو ڈھانپ لیتی ہے اور ماتھے کے اوپر ڈبل طے ہونے کی وجہ سے نرم ہوتی ہے، تو اس کے پیشانی پر ہونے کی حالت میں سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

سائل: علی رضا(گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃالحق و الصواب

(1)سردی سے حفاظت کے لیے ایسی ٹوپیاں جنہیں پیشانی وغیرہ کی جانب سے فولڈ کرکے پہنا جاتا ہے، اسی طرح بَل والی ٹوپی کہ جسے کئی بَل دے کر پہنتے ہیں، انہیں پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ بلاشبہ نماز میں کفِ ثوب (لباس کے کسی حصے کا فولڈ کرنا) مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور اس حالت میں پڑھی گئی نماز کا اعادہ بھی لازم ہوتا ہے، لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب کپڑا فولڈ کرنا خلافِ معتاد طریقے پر (یعنی عادت سے ہٹ کر) ہو، اگر عرف و عادت میں

ہی کسی کپڑے یا لباس کو فولڈ کر کے پہنا جاتا ہو، تو اسے فولڈ کرنا حکمِ ممانعت میں داخل نہیں ہو گا اور سوال میں جن ٹوپیوں کا ذکر کیا گیا، انہیں فولڈ کر کے پہننے کا رواج ہے، لہٰذا انہیں فولڈ کر کے نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔

نماز میں کفِ ثوب سے ممانعت کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "امرت ان اسجد علی سبعة اعظم، لا اکف شعرا ولا ثوبا" ترجمہ: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس چیز کا کہ اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، جلد 1، صفحہ 113، مطبوعہ کراچی)

تنویر الابصار و در المختار میں ہے: "(و) کرہ (کفہ) ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل" ترجمہ: (نماز میں) کپڑے سمیٹنا یعنی اس کو اوپر اٹھا لینا مکروہ ہے، اگرچہ گرد و غبار کی وجہ سے ایسا کیا ہو، جیسا کہ آستین یا دامن کو سمیٹے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

اس کے تحت علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "حرر الخیر الرملی ما یفید ان الکراھة فیہ تحریمیة" ترجمہ: علامہ خیر الدین رملی علیہ الرحمۃ نے اس مسئلے پر جو تحریر فرمایا، اُس سے مستفاد یہ ہے کہ کفِ ثوب میں کراہت تحریمی ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، جلد 2، صفحہ 490، مطبوعہ پشاور)

اور کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "کل صلاة ادیت مع کراھة التحریم تجب اعادتھا" ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے، اس کا اعادہ واجب ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، جلد 2، صفحہ 182، مطبوعہ پشاور)

لیکن ممانعت کا یہ حکم خلافِ معتاد طریقے سے فولڈ کرنے کے ساتھ مقید ہے۔ اوپر ذکر کردہ حدیث پاک کے تحت نزہۃ القاری میں ہے: "(نماز میں) **بال یا کپڑے کو غیر معتاد طریقے سے سمیٹنا**

(ممنوع ہے)مثلاً(مَردوں کو)بالوں کا جوڑا باندھنا، یا ان کو سمیٹ کر عمامے کے اندر کرلینا یا آستین چڑھا لینا یا تہبند اور پاجامے کو گھرس لینا، اس سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے۔"

(نزھۃ القاری، جلد2، صفحہ464، فرید بک سٹال، لاہور)

فتاوی خلیلیہ میں ہے: "شلوار کو اوپر اُڑس لینا یا اس کے پائنچہ کو نیچے سے لوٹ لینا، یہ دونوں صورتیں کفِ ثوب یعنی کپڑا سمیٹنے میں داخِل ہیں اور کف ثوب یعنی کپڑا اسمیٹنا مکروہ اور نماز اِس حالت میں ادا کرنا، مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ کہ دہرانا واجب، جبکہ اِسی حالت میں پڑھ لی ہو اور **اصل اِس باب میں کپڑے کا خلافِ معتاد استعمال ہے، یعنی اس کپڑے کے استعمال کا جو طریقہ ہے، اس کے برخلاف اُس کا استعمال۔** **(فتاوی خلیلیہ، جلد1، صفحہ246، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)**

(2) سجدے کی حالت میں پیشانی اور زمین کے درمیان کوئی نرم ٹوپی یا موٹا کپڑا حائل ہو اور اس کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہ جمے اور زمین کی سختی محسوس نہ ہو، یوں کہ پیشانی دبانے سے مزید دبے گی، تو اس طرح سجدہ ہی ادا نہیں ہو گا اور نماز نہیں ہو گی، البتہ اگر پیشانی زمین پر جم جائے، زمین کی سختی محسوس ہو کہ مزید دبانے سے نہیں دبے گی، تو اس طرح سجدہ کرنا درست ہے اور نماز بھی ہو جائے گی۔

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے:"ولو صلی علی القطن المحلوج، ان وجد صلابۃ الارض اجزأہ والا فلا وکذا علی الحشیش الموضوع والتبن "ترجمہ: کسی نے دھنی ہوئی روئی پر نماز پڑھی، (تو سجدے میں) اگر زمین کی سختی محسوس کی، تو سجدہ ہو گیا، ورنہ نہیں، اسی طرح اگر بچھی ہوئی گھاس یا تنکوں پر سجدہ کیا (تو بھی یہی حکم ہے)۔ **(الجوھرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ53، مطبوعہ المطبعۃ الخیریۃ)**

بدائع الصنائع میں ہے:"ولو سجد علی کور العمامۃ ووجد صلابۃ الأرض جاز عندنا وکذا ذکر محمد في الآثار "ترجمہ: اگر کسی نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اور زمین کی سختی محسوس کی، تو احناف کے نزدیک جائز ہے، اس طرح امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے آثار کتاب میں ذکر کیا ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصلوۃ، جلد1، صفحہ210، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اصل ان مسائل میں یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ سجدہ میں سر اُس پر مستقر ہو جائے یعنی اس کا دبنا ایک حد پر ٹھہر جائے کہ پھر کسی قدر مبالغہ کریں، اس سے زائد نہ دبے ایسی چیز پر نماز جائز ہے۔۔۔ علامہ ابراہیم حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں: "ضابطه ان لا يتسفل بالتسفيل، فحينئذ جاز سجوده عليه" (اس کا ضابطہ یہ ہے کہ اگر دبانے سے نیچے نہ دبے، تو اس صورت میں اس پر سجدہ جائز ہے)۔

(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 346، 347، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما، بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔“

(بہار شریعت، حصہ 3، جلد 1، صفحہ 515، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نوٹ: عموماً سجدوں کے دوران اتنی توجہ نہیں رہتی کہ ہر سجدے میں سر اتنا زور سے دبایا جائے کہ مزید نہ دبے اور اگر اس جانب توجہ رکھیں، تو خشوع و خضوع میں خلل واقع ہو سکتا ہے، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ بوقت نماز پیشانی کو خالی کر لیا جائے تاکہ سجدہ اچھی طرح ادا ہو سکے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو تراب محمد علی عطاری

28 جمادی الاولی 1447ھ/20 نومبر 2025ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت — darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جا سکتی ہے